سوال

میرے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے، اب اللہ میری والدہ کو صحت وتندرستی اور عافیت سے نوازے وہ عدت کی حالت میں ہیں، اور جس گھر میں والد صاحب ریاض شہر میں وفات سے قبل رہ رہے تھے وہ ہاسپٹل میں فوت ہوئے، اور والدہ وہیں عدت گزار رہی ہیں، ریاض شہر سے باہر بھی ہمارا ایک گھر ہے، والد صاحب وفات سے قبل فارم یعنی کھیت میں جا کر سویا کرتے تھے، اور والدہ سمیت ہم بھی ساتھ ہی ہوتے، والد اور والدہ دوسرے گھر بھی جا کر رہتے، سوال یہ ہے کہ: کیا والدہ کھیت اور فارم یا ہمارے دوسرے گھر کچھ ایام کے لیے جا سکتی ہیں یعنی ہفتہ کے آخر میں وہاں جا کر رہیں، کیونکہ والدہ اپنے خاوند کی جدائی کے غم میں پریشان ہیں اور پھر بیمار بھی رہتی ہیں اللہ تعالی انہیں شفا نصیب فرمائے ڈاکٹر نے بھی جگہ کی تبدیلی اور ورزش کرنے کا کہہ رکھا ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

بیوہ عورت عدت وہیں گزارے گی جہاں اسے خاوند فوت ہونے کی خبر ملی تھی، وہ بغیر کسی ضرورت وحاجت کے کسی دوسرے گھر منتقل نہیں ہو سکتی، چاہے وہ دوسرا گھر اس کی ملکیت بھی ہو، ضرورت کی خاطر وہ دن کو گھر سے جائیگی اور عدت ختم ہونے تک رات کے وقت بھی ضروری کام کے علاوہ نہیں نکل سکتی

فریعۃ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے خاندان بنو خدرہ کے ہاں منتقل ہو سکتی ہوں، کیونکہ میرا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو لانے گیا جب قدوم جگہ کے کنارے پہنچا تو ان غلاموں نے اسے قتل کر دیا، تو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جاؤں، کیونکہ میرے خاوند نے میرے لیے اپنی ملکیت کی کوئی رہائش اور نان و نفقہ نہیں چھوڑا

وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جی ہاں چلی جاؤ، وہ کہتی ہیں میں وہاں سے نکلی حتی کہ جب حجرہ یا مسجد میں پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یا مجھے بلانے کا حکم دیا اور پھر فرمایا:

تم نے کیا کہا ہے؟

تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے خاوند کا سارا قصہ دہرایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے گھر میں ٹھری رہو حتی کہ عدت ختم ہو جائے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2300) سنن ترمذی حدیث نمبر (1204) سنن نسائی حدیث نمبر (3529) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2031).

اور نسائی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ:

"میں اپنے خاوند کی رہائش میں نہیں ہوں، اور نہ ہی اس کی جانب سے مجھے کھانا پینا حاصل ہے، تو کیا میں یتیم بچوں کے ساتھ اپنے خاندان والوں کے ہاں منتقل ہو جاؤں اور ان کی دیکھ

بحال کروں؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جاؤکرو، پھر آپ نے فرمایا : تم نے کیا کہا؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جہاں تمہیں وفات کی خبر ملی وہیں عدت بسر کرو"

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے :

"تم اپنے اس گھر میں عدت بسر کرو جہاں تمہیں اپنے خاوند کی موت کی خبر ملی تھی"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ وغیرہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند فوت ہونے کے وقت بیوی جس گھر میں رہتی تھی چاہے وہ خاوند کی ملکیت ہو یا کرایہ پر ہو یا عاریتا حاصل کیا ہوا ہو وہیں بیوی عدت بسر کریگی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعۃ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا :

"تم اپنے گھر میں رہو"

حالانکہ وہ گھر اس کے خاوند کی ملکیت نہ تھا، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

"جس گھر میں تمہیں اپنے خاوند کی وفات کی خبر ملی تھی تم اسی گھر میں اپنی عدت پوری کرو"

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

"جہاں تمہیں خبر ملی تھی وہیں عدت پوری کرو"

اور اگر اسے اپنی رہائش کے علاوہ کسی اور کے گھر میں خاوند فوت ہونے کی خبر ملے تو وہ اپنی رہائش پر واپس آئیگی اور وہیں عدت پوری کریگی" انتہی

دیکھیں : المغنی (167/9).

مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (248/4) کا بھی مطالعہ کریں

مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے علماء کا کہنا ہے :

" بیوہ عورت کےلیے واجب ہے کہ وہ اپنی عدت وہیں اور اسی گھر میں پوری کرے جس میں وہ رہ رہی تھی، اگر حاملہ نہیں تو چار ماہ دس دن اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل عدت ہوگی اور دن کے وقت ضرورت کی خاطر گھر سے نکلنا جائز ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (474/20).

مزید آپ فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (22/194-195) کا بھی مطالعہ کریں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اور اب وہ عدت میں ہے، خاوند نے وراثت میں جائداد اور مال چھوڑا بیوی کے حصہ میں ایک بنگلہ آیا اب وہ اس بنگلہ میں سامان تیار کروا رہی ہے وہ کہتی ہے کہ آیا میں دن کے وقت سامان وغیرہ کی ترتیب دینے بنگلہ میں جا سکتی ہوں تا کہ اس کی نگرانی بھی کر سکوں یا کہ مجھے گھر میں ہی رہنا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" میری رائے تو یہی ہے کہ اسے اسی گھر میں رہنا چاہیے جس گھر میں وہ خاوند کی وفات کے وقت رہتی تھی؛ کیونکہ عدت پوری ہونے تک بنگلہ کے سامان کی ترتیب میں تاخیر کرنے میں کوئی نقصان نہیں

لیکن اگر اسے گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آ بھی جائے تو وہ دن کو نکلے اور رات گھر واپس آ جائے " انتہی

دیکھیں : اللقاء الشہری (20/67) اور فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (464/10) کا بھی مطالعہ کریں

چنانچہ اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر بیوہ عورت کو اپنی عدت اسی گھر اور رہائش میں پوری کرنا ہوگی جس گھر میں وہ خاوند کی وفات کے وقت رہ رہی تھی اور اسے خاوند کی وفات کی خبر ملی تھی، وہ اس گھر سے کسی دوسرے گھر میں مت جائے، چاہے وہ اس کی دوسری رہائش ہی ہو یا پھر اولاد اور بچوں کا گھر ہو تو بھی مت جائے

رہی سائل کی یہ بات کہ اس کی والدہ جدائی کی پریشانی کا شکار ہے، اور ڈاکٹر نے اسے جگہ کی تبدیلی اور پیدل چلنے کا کہا ہے

یہ چیز عدت والے گھر سے نکلنے کا جواز پیدا نہیں کرتی، رہی اس کی مشکلات اور جگہ کی تبدیلی کی ضرورت تو یہ اس کی نفسیاتی حالت پر منحصر ہے جو خاوند کی جدائی کے بعد پیدا ہوئی ہے، اور اس میں عام طور پر سب عورتیں برابر کی شریک ہوتی ہیں

اگر ہم اسے معتبر شمار کریں تو پھر کوئی بھی عورت اپنے اس گھر میں نہیں رہے گی جس میں وہ خاوند کے ساتھ رہتی رہی ہے

اسی طرح چہل قدمی کے بارہ میں یہی ہے کہ وہ گھر کے لان میں ٹہل سکتی ہے، اگر گھر میں لان نہیں تو پھر دن کے وقت وہ اپنے کسی رشتہ دار یا بیٹے کے لان میں جا کر ٹہل سکتی ہے، جب اسے اس کی ضرورت پیش آئے تو دن کے وقت ایسا کرے اور شام سے قبل واپس آ جائے

مزید آپ سوال نمبر (128534) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

152059